تحقیق حدیثِ حضرت علیؓ

درمسئلہ رفع یدین

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

جملہ حقوق بحق مؤلف وناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	تحقیقِ حدیثِ حضرت علیؓ در مسئلہ رفع یدین
مؤلف	مولانا مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
ٹائٹل	حافظ محمد مجاہد 0333-8276791
صفحات	32
اشاعت	2024
قیمت	

ملنے کے پتے

(۱).....احسان خان مکان نمبر 124 C بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

(۲).....مکتبہ ادارۃ النعمان، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

(۳).....مکتبہ اہل سنت مرکز اہل سنت چک 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فریق مخالف کی دوسری دلیل:

حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ چار مقام والی

اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ یُوْنُسَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هَرْمُزِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلَاةِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا أَرَادَ أَنْ یَرْکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن ابی یونس نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بیان کیا وہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن فضل ہاشمی سے، وہ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے، وہ عبیداللہ ابن ابی رافع سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو کندھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔

(جز رفع الیدین امام بخاری مترجم مولانا خالد گرجاکھی حدیث نمبر ا ص ۲۹ مکتبہ ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ گوجرانوالہ)

جو لوگ چار مقام پر رفع الیدین کے قائل ہیں یہ حدیث ان کی بہت اعلیٰ اور وزنی دلیل شمار ہوتی ہے اس حدیث کے کئی جواب ہیں۔

جواب نمبر ا:

اس حدیث کی سند درست نہیں ہے۔اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن ابی زناد ہے جو صحیح نہیں محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔ملاحظہ فرمائیں

(ا) حافظ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ المتوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں کہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ صُدُوْقٌ تَغَيَّرَ حِفْظُهٗ لَمَّا قَدِمَ بَغْدَادَ.

(تقریب جلد۱، ص ۵۶۹، قدیمی کتب خانه)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد سچا ہے لیکن جب بغداد آیا تو اس کا حافظہ بگڑ چکا تھا۔

(۲) امام ہیثمی فرماتے ہیں:

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی زِنَادٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ (مجمع الزوائد جلد۲، ص ۴۸، ص ۱۳۱)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد ضعیف راوی ہے۔

(۳) امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں،

ضَعِيْفٌ لَيْسَ بِشَیْءٍ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ

(میزان الاعتدال جلد۲، ص ۵۷۵، مکتبہ دار المعرفۃ بیروت)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد ضعیف ہے اس سے کسی قسم کا احتجاج درست نہیں۔

(۴) امام حاکم ابواحمد فرماتے ہیں

لَيْسَ بِالْحُفَّاظِ عِنْدَهُمْ (تہذیب التہذیب جلد۴، ص ۴۲، دار الکتب العلمیہ)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد محدثین کے ہاں حفاظ حدیث میں سے نہیں۔

(۵) امام بخاریؒ کے استاد امام علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں

كَانَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا ضَعِيْفًا. (تاریخ بغداد جلد۸، ص ۲۶۰، تہذیب التہذیب ص ۴۱)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد ہمارے اصحاب کے ہاں ضعیف (راوی) ہے۔

(۶) امام نسائی فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ (كتاب الضعفاء والمتروكين، ص ۲۰۷)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد ضعیف ہے۔

(۷)امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ''زیادہ قوی نہیں ہے۔''

(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱،ص ۲۰۲ مترجم)

(۸)امام افلاس فرماتے ہیں

فِيْهِ ضَعِيْفٌ (سیر اعلام النبلاء جلد ۷،ص ۲۵۹)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد میں ضعف ہے۔

(۹)عمرو بن علیؒ امام بخاریؒ کے استاد عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کے متعلق فرماتے ہیں۔

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ يَخُطُّ عَلٰى حَدِيْثِهٖ وَتَرَكَهُ.

عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابن زناد کی تمام احادیث پر قلم پھیر دیا تھا اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔

(تہذیب الکمال، جلد ۱۷،ص ۱۰۰، مکتبہ مؤسسہ الرسالہ، تہذیب التہذیب، جلد ۴،ص ۴۱، تاریخ بغداد، جلد ۱۱،ص ۴۸۷، دار العرب الاسلامی)

(۱۰) عبدالرحمٰن بن ابی زناد پر امام مالک نے اپنے والد سے کتاب السبعہ الفقہاء روایت کرنے پر تنقید کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد ۱،ص ۲۰۲، مترجم)

(۱۱)امام ابن حبان فرماتے ہیں

وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ حِفْظِهٖ وَكَثْرَةُ خطئهٖ فَلَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ اِذَا انْفَرِدَ. (کتاب المجروحین جلد ۲،۵۶)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد کا حافظہ خراب تھا اور وہ بہت خطا کرتا تھا جب وہ کسی روایت میں منفرد ہو تو اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔

(۱۲)امام بخاریؒ کے استاد امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں

مُضْطَرِبُ الْحَدِيْثِ ضَعِيْفٌ.

(میزان الاعتدال جلد ۲،ص ۵۷۵، تہذیب التہذیب جلد ۶،ص ۱۷۱)

عبدالرحمٰن بن ابی زناد مہم مضطرب الحدیث اور ضعیف ہے۔

(۱۳) امام طحاوی فرماتے ہیں ''عبدالرحمٰن بن ابی زنا دضعیف ہے اور اس حدیث میں رفع یدین کا ذکر اس کے علاوہ کسی اور راوی نے نقل نہیں کیا۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی جلد۱ ص ۱۳۲، مکتبہ مجتبائی)

(۱۴) یعقوب بن شیبہؒ فرماتے ہیں۔

وَفِیْ حَدِیْثِهٖ ضُعْفٌ. (تهذیب الکمال جلد ۱۷، ص ۹۹)

جواب نمبر۲:

اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو امام بخاری اس حدیث کو بخاری شریف میں رفع الیدین کے باب میں کیوں نہیں لائے۔ اس حدیث کا رفع الیدین کے باب میں ذکر تو کجا امام بخاریؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوری صحیح بخاری میں ایک بھی روایت ایسی نقل نہیں کی جس میں رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کا ذکر ہو۔ امام بخاری کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں ایک بھی رفع یدین کی روایت کا ذکر نہ کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسرے رکعت کے رفع یدین کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ اگر ہوتی تو امام بخاری صحیح بخاری میں اسے ضرور نقل کرتے۔

امام بخاریؒ کا اس حدیث کو بخاری میں نقل نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بخاری کی شرطیں اس میں نہیں پائی جاتیں تھیں۔

امام بخاریؒ نے جو معیار بخاری شریف کے لیے قائم کیا تھا وہ صرف بخاری تک ہی محدود ہے۔ آپ کی دیگر کتابیں اس معیار سے خالی ہیں یہ بات تقریباً سب ہی لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ اصول یاد رکھنے کا ہے کوئی شخص امام بخاری کے نام سے دھوکہ نہ کھائے۔ بخاری شریف کا مقام و مرتبہ تمام مسالک والے تسلیم کرتے ہیں اصول سب کے الگ الگ ہیں۔ مگر بخاری شریف کو مانتے سب ہیں۔

جواب نمبر۳:

امام بخاریؒ نے جز رفع یدین میں جس سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ

روایت نقل کی ہے اس کے آخر میں اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے یہ الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دیگر روایات کے خلاف ہیں کیونکہ دیگر کتابوں میں زیادہ تر اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کے بجائے اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ کے الفاظ آتے ہیں جن کا ترجمہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ (جس پر غیر مقلدین کا عمل نہیں)

قارئین ہم یہاں پر چند وہ روایات نقل کرتے ہیں جن میں اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ کے الفاظ آتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱:

حدثنا الْحَسَنُ بْن عَلَيّ اَلخِلالِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمی حدثنا عبد الرحمن بن أَبِی الزِّنَّادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرحمنِ الاعرجَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلمَ اَنَّهٗ كانَ إذا قَامَ إِلَى الصلوةِ المكتوبة رَفَعَ حَذْو منكبيه ويصنع ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَ تَهٗ وَاَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ وَإِذَا رَفَعَ راسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فی شیء مِّنْ صَلٰوةٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ.

(جامع الترمذی جلد ۲، ص۱۸۰، حدیث نمبر ۳۴۲۳، باب ما جاء فی الدعاء عند افتتاح الصلوة باللیل قدیمی کتب خانه)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے حسن بن علی الخلال نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے سلیمان بن داؤد ھاشمی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بیان کیا، وہ موسیٰ بن عقبہ سے، وہ عبداللہ بن فضل سے، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور جب رکوع سے اُٹھتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور بیٹھنے کی حالت میں رفع الیدین نہ کرتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جزء رفع الیدین کی پہلی حدیث جس سند سے ہے اسی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی مروی ہے لیکن اس میں بجائے **اذا قام من الرکعتین** کے **اذا قام من السجدتین** کے الفاظ موجود ہیں۔ جن پر رفع یدین کرنے والوں کا عمل نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر دو سجدوں کے بعد رفع یدین نہیں کرتے۔

حدیث نمبر۲:

حدَّثَنَا عَبَّاسِ بْن عَبدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيّ حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو اَيوبَ الْهَاشِمِيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحمنِ بْنِ أَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةُ عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ فَضْلٍ عَنْ عَبْدِ الرحمنِ الاَعْرَجَ عَن عبيد الله ابن ابى رافع عن على ابن ابى طالب قَالَ كَان النبى صلى الله عليه وسلم إِذا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

(ابن ماجه ص ٦٢، حديث نمبر ٨٦٤، باب رفع اليدين اذا افتح الصلوٰه قديمى كتب خانه)

امام ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے عباس بن عبدالعظیم نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے سلیمان بن داوٗدؒ ابوایوب ہاشمی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بیان کیا، وہ موسیٰ بن عقبہ سے، وہ عبداللہ بن فضل سے، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رفع یدین کرتے، اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔

حدیث نمبر۳:

حَدَّثَنَا اَلْحَسَنُ بْن عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الهَاشِمِيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ إِذا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَأَتَهٗ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی شَیْءٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ.

(سنن ابی داؤد جلد۱، ص ۱۱۰، حدیث نمبر ۷۶۱، باب ما یستفتح به الصلوة من الدعا مکتبه اقراء قران کمپنی)

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے سلیمان بن داؤد ہاشمی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بیان کیا، وہ موسی بن عقبہ سے وہ عبداللہ بن فضل بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ عبد الرحمٰن الاعرج سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے تھے، اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو اسی طرح کرتے اور نماز میں بیٹھنے کی

حالت میں رفع یدین نہ کرتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے۔

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات میں سجدتین کا لفظ موجود ہے اور یہ احادیث زیادہ ہیں بنسبت ان احادیث کے جن میں **اذا قام من الرکعتین** کے الفاظ آتے ہیں اور ہمارے نزدیک درست بات بھی یہی ہے۔ کیونکہ خود امام بخاریؒ نے جزء رفع الیدین میں حدیث نمبر ۹ نقل کی ہے اس میں بھی بجائے رکعتین کے سجدتین کے الفاظ موجود ہیں۔ رکعتین کا لفظ یا تو کسی راوی کی غلطی ہے یا کاتب کی کیونکہ یہ حدیث جزء بخاری کے علاوہ حدیث کی کئی کتابوں میں آئی ہے لیکن کسی میں بھی رکعتین کا ذکر نہیں بلکہ ان سب میں سجدتین کا لفظ ہی ہے جن میں سے کچھ روایات کا ذکر ہم یہاں کر چکے ہیں۔ لہٰذا جب یہ بات واضح ہو چکی کہ جزء رفع الیدین کی اس حدیث میں اصل الفاظ سجدتین ہی ہیں۔ تو پھر اس حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے دو سجدوں کے بعد نمازی دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس حدیث میں دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں بھی رفع یدین کا ذکر ہوا۔ جب کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع یدین پر خود فریق مخالف کا بھی عمل نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ اس حدیث میں جس رفع یدین کا ذکر ہے وہ فریق مخالف کے عمل کے خلاف ہے لہٰذا یہ حدیث فریق مخالف کے عمل رفع یدین عندالرکوع کی دلیل نہیں بن سکتی۔

جواب نمبر ۴:

یہ حدیث ان تمام احادیث کے خلاف ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں رکوع کے وقت رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

امام بخاریؒ نے اپنے اس چھوٹے سے رسالہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اپنے مطلب کی روایت نقل کی ہے حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نماز کے مسائل اور رفع

یدین سے متعلق بہت سی روایات کتبِ حدیث میں موجود ہیں لیکن امام بخاریؒ نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہم یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات نقل کرتے ہیں جس میں نماز کے دیگر مسائل کا ذکر تو ہے مگر ان مقامات پر رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلٰوةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَ اِذَا رَفَعَ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِىْ فَقَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَد ذَكَّرَنِىْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے غیلان بن جریر نے بیان کیا، وہ مطرف سے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو تکبیر کہتے پس جب انہوں نے سلام پھیرا (یعنی نماز مکمل کی) تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ انہوں نے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی یا فرمایا کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی نماز یاد کروادی۔

(بخاری جلد ۱، ص ۱۱۴، **باب يكبر وهو ينهض من السجدتين حديث نمبر ۸۲۶**، مکتبہ المیزان، اس روایت میں رفع الیدین کا ذکر نہیں صرف تکبیرات کا ذکر ہے)

حدیث نمبر۲:

حدثنا یحیی بن یحیٰی وخلف بن هشام جمیعًا عن حماد قال یحیی انا حماد بن زید عن غیلان بن جریر عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر واذا رفع رأسه کبر واذا نهض من الرکعتین فلما انصرفنا من الصلوة قال اخذ عمران بیدی ثم قال لقد بنا هذا صلوة محمد صلی الله علیه وسلم او قال قد ذکرنی هذا صلوة محمد صلی الله علیه وسلم.

(مسلم جلد ۱، ص ۱۶۹، باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوه مکتبة الحسن، حدیث نمبر ۸۷۳)

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے یحیٰی بن یحیٰی اور خلف بن ہشام نے بیان کیا وہ دونوں حماد سے روایت کرتے ہیں یحیٰی فرماتے ہیں کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، وہ غیلان بن جریر سے وہ مطرف سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ ہمارے ساتھ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھی یا فرمایا کہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد کروادی۔

اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ کہا گیا ہے مگر اس میں اختلافی رفع الیدین کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر۳:

حدثنا اسحاق الواسطی قال حدثنا خالد عن الجویری عن ابی العلاء عن

مطّرف عن عمران بن حصين قال صلى مع علی بالبصرة فقال ذكّرنا هذا الرجل صلوة كنا نصليها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر انه كان يكبر كلما رفع وكلما وضع.

(بخاری جلد ۱، ص ۱۰۸، حدیث نمبر ۷۸٤، باب اتمام التکبیر فی الرکوع)

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسحاق واسطی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے خالد نے بیان کیا، وہ جوہری سے وہ ابوالعلاء سے، وہ مطرف سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھی (میں نے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں تو (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اس آدمی نے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ہمیں یاد کروادی ایسی نماز جو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پھر فرمایا کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہا کرتے تھے۔

اس روایت میں بھی تکبیرات کا ذکر تو ہے لیکن رکوع کی رفع الیدین کا نام ونشان تک نہیں ہے۔

حدیث نمبر۴:

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن غيلان بن جرير بن مطرف قال صليت انا وعمران بن حصين خلف علی بن ابی طالب رضی الله عنه فكان اذا سجد كبر واذا ركع كبر واذا نهض من الركعتين كبر، فلما انصرفنا اخذ عمران بيدی و قال لقد صلى هذا قبل او قال لقد صلى بنا هذا قبل صلوة محمد صلى الله عليه وسلم.

(سنن ابی داؤد جلد۱، ص۱۲۱، حدیث نمبر ۸۳۵، باب اتمام التکبیر مطبوعه قران کمپنی)

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے سلیمن بن حرب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم

سے حماد نے بیان کیا، وہ غیلان بن جریر سے وہ مطرف سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصینؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے تھے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مثل نماز پڑھی۔

اس روایت میں بھی رکوع کی رفع یدین کا ذکر نہیں۔

حدیث نمبر ۵:

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال حدثنا یُوسُفَ الماحبشون قال حدثنی ابی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبَید اللهِ بْنِ أَبی رافع عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ إِذَا قام إلى الصلوة قَالَ وَجَهتُ وَجْهَیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ لا شریك لَهُ وبذلك أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ اللّٰهُمَّ انْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلَهَ إلا أنتَ رَبّی وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسی وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی جمیعا إِنَّهُ لا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِی لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا یَهْدِی لاحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّی سیئها لا یَصْرِفُ عَنِّیَ سَیِّهَا إِلَّا أَنتَ لَبیك و سعدیكَ وَالْخَیْرُ كُله فی یدیك وَالشَّرُّ لَیْسَ الیك انا بك والیك تَبَارَكتَ و تعالَیْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ الیك وَإِذا رَكَعَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ، وَبَصَرِیْ، وَمُخِّیْ، وَعَظْمِیْ، وَعَصَبِیْ، وَاِذَا رَفَعَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ: اِغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وما أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

(مسلم جلد ۱، ص ۲۶۳، حدیث نمبر ۱۸۱۲، باب، صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائہ)

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے یوسف ماجشون نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھتے۔ وجھت وجھی للذی الی اٰخرہٖ پھر جب (قرأت سے فارغ ہوکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو کہتے اللھُم لَكَ رُكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ إلی آخرہ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو (سیدھے کھڑے ہوکر) عرض کرتے اللھم: رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ مِلا السَّمَوَاتِ وَمِلا الْأَرْضِ إِلٰی اخرہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو عرض کرتے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ إِلٰی اخرہ پھر تشہد یعنی التحیات اور سلام کے درمیان (سب سے آخر میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ إِلٰی اخرہ

معزز قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر تو ہے لیکن رکوع وغیرہ کی رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے اگر یہ ضروری ہوتا تو اس کا ذکر ضرور کیا جاتا۔

حدیث نمبر ۶:

أخبرنا عمرو بن علی، حدثنا عبد الرحمن بن مهدی، حدثنا عبد العزیز

بن أبی سلمة، أخبرنا عمی الماجشون بن ابی سلمة عن عبد الرحمن الأعرج عن عبید الله بن أَبِی رَافِع عَنْ عَلِیّ ابنِ! ابی طالب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان إِذا رَکَعَ قَالَ اللّٰهُم لك رکعت ولك سلمت وبك امنت خشع لك سمعی وبصری وعظامی و مخی وعصبی.

(سنن نسائی جلد ۱، ص ۱۶۱، حدیث نمبر ۱۰۵۱، باب الذکر فی الرکوع قدیمی کتب خانه)

امام نسائی فرماتے ہیں کہ ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ماجشون بن ابی سلمہ نے ہمیں خبر دی، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے تو (یہ) دعا پڑھتے تھے۔ **اللّٰهُم لك رکعت ولك سلمت الی اخره**

حدیث نمبر ۷:

أخبرنا عمرو بن علی قال اخبرنا عبد الرحمن هوَ ابْنُ مَهْدِی قَالَ حدثنا عبد العزیز ابن ابی سلمة قال حدثنی عمی الماجشون بن أبی سلمة عن عبدالرحمن الاعرج عن عبید اللهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ عَلی رضی الله عنه ان رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم کانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لك سَجَدت ولك اسلمت وبك امنتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِی خَلَقَهُ وَصَورَهُ فَاحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِینَ.

(سنن نسائی جلد ۱، ص ۱۶۹، حدیث نمبر ۱۱۲۷، باب الدعاء فی السجود، قدیمی کتب خانه)

امام نسائی فرماتے ہیں کہ ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے بیان

کیا، وہ فرماتے ہیں ہمیں ماجشون بن ابی سلمہ نے بیان کیا، وہ عبدالرحمٰن الاعرج سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو (یہ دعا) پڑھتے **اللھم لك سجدت الی آخرہ.**

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں بھی رکوع والی رفع الیدین کا ذکر نہیں۔

حدیث نمبر ۸:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونَ، اَخْبَرَنِيْ أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِنَّهُ لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، فَإِذَا رَكَعَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، فَإِذَا سَجَدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، ثُمَّ يَكُونُ آخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی جلد ۲، ص ۱۷۹، حدیث نمبر ۳٤۲۱، قدیمی کتب خانه)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے یوسف بن ماجشون نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے خبر دی، وہ عبد الرحمٰن الاعرج سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے انی وجهتُ وَجهی للذی الی اخره جب رکوع کرتے تو (یہ دعا) فرماتے اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت الی آخره اور جب سجدہ کرتے تو وہ فرماتے اللهم بك سجد وبك امنتُ وَلك اسلمتُ الی اخره پھر (نماز) کے آخر میں ہوتے تو تشہد اور سلام کے درمیان یہ (دعا) پڑھتے اللهم اغفرلی مَا قَدَّمْتُ وَما اخرت الی اٰخر (امام ترمذی فرماتے ہیں) یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث میں بھی رکوع وغیرہ کی رفع الیدین کا نام ونشان تک نہیں۔

حدیث نمبر ۹:

حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرحمنِ الْأَعْرَجِ عَن عُبَيْدِ للهِ بْنِ أَبِی رَافِعٍ عَنْ عَلَی بْنِ ابی طالب قَالَ كَانَ رَسُول الله صلی الله وسلم يقول وهو رَاكِعٌ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسْلَمْتُ وَانتَ رَبِّی خَشَعَ لك سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی لله رب العالمين ويقول فی سجوده اللهم لك سجدت ولك اسلمت وانت ربی سجد وجهی للذی خلقه وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين

(طحاوی شریف جلد۱، ص ۱۳۷، حدیث نمبر ۱۳٦۱، باب ما ينبغی ان يقال فی الركوع والسجود مطبع مجتبائی)

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم سے ربیع المؤذن نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن وھب نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں مجھ سے ابن ابی زناد نے بیان کیا، وہ موسی بن عقبہ سے وہ عبد اللہ بن فضل سے، وہ عبد الرحمٰن الاعرج سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت رکوع میں (یہ دعا) فرماتے تھے **اللھم لك ركعت وبك امنت الى اخره** اور (حالت) سجدہ میں فرماتے **اللھم بك سجدت ولك اسلمت الى اخره.**

حضرت علی رضی اللہ کی یہ حدیث بھی رکوع کی رفع الیدین کے ذکر سے خالی ہے۔

حدیث نمبر ۱۰:

حَدَّثَنَا سُوید بن عمرو الْكَلبی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بن أبی سلمة قَالَ أَخبرنا المَاجِشُونِ عَمی عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن ابی رافع عَنْ عَلِی قَالَ كَانَ النبی صلی الله علیه وسلم إذا افتتح الصلاة كبر ثم قَالَ: وَجَهْتُ وَجْهِیَ للذی فطر السمواتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَوَاتِی ونسكی وَمَحْيَایَ ومماتی لله رب العالمين لا شريك لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَولُ الْمسلمين اللَّهُمَّ أَنتَ الْمَلِكُ لَا الهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّی وَأَنا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نفسی واعترفت بذنبی فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِی لاَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ فَلَا يَهْدِی لاَحْسَنِهَا إِلَّا أَنتَ وَاصْرِفْ عَنِّی سَيِّئَهَا فَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا انْتَ لَبَّيْكَ وسعديك وَالْخَيْرَ كُلَّهُ فِی يَدَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيكَ تبارك و تعالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ اليك.

(مصنف ابن ابی شیبه جلد۱، ص ۲٦۲، حدیث نمبر ۲٤۱٤، باب فیما یفتح به الصلوٰة، مکتبه امدادیه)

حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم سے سوید بن عمرو کلبی نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں خبر دی ہمیں ماجشون نے، وہ عبدالرحمٰن اعرج سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع سے، وہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہا کرتے تھے پھر (یہ دعا) پڑھتے **وَجَهْتُ وَجْهِيَ للذى فطر السمواتِ وَالْأَرْضِ الى اخره**

اس روایت میں بھی رکوع کی رفع الیدین کا کوئی ذکر نہیں۔

معزز قارئین ہم نے یہاں پر دس احادیث نقل کر دی ہیں۔ ہمارا مقصد احادیث کا احاطہ کرنا نہیں بلکہ اس بات کو واضح کرنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نماز کے متعلق مختلف قسم کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ ہم نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے کسی روایت میں بھی رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر تک نہیں ہے۔ اگر ان مقامات پر رفع یدین کرنا فرض، واجب یا ضروری ہوتا تو اس کا ذکر ضرور کیا جاتا۔

اور امام بخاریؒ نے جو روایت نقل کی ہے وہ درست نہیں اس کی سند میں ضعیف راوی ہے۔ جس کا ذکر ہم ان شاءاللہ آگے چل کر کریں گے۔ جس نے ان مقامات پر رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

جواب نمبر ۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع الیدین کی مرفوع روایت بھی آتی ہے یہ حدیث اس کے خلاف ہے۔

امام دارقطنیؒ نقل کرتے ہیں:

روى عبد الرحيم بن سليمان عن ابى بكر النهشلى عن عاصم بن كليب عن ابيه عن على عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه فى اول الصلاة ثم لا يعود. (علل دار قطنى، جلد ٤، ص ١٠٦، مكته دار طيبه)

عبدالرحیم بن سلیمان ابو بکر نہشلی سے روایت کرتے ہیں، وہ عاصم بن کلیب سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع (تکبیر تحریمہ) میں رفع الیدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

امام دارقطنیؒ کا اعتراض اور اس کا جواب:

امام دارقطنیؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ترک رفع الیدین کی یہ مرفوع روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

خالفه جماعة من الثقات فرووه عن ابی بکر النهشلی موقوفًا.

(علل دار قطنی جلد ٤، ص ١٠٧)

ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے عبدالرحیم بن سلیمان کی مخالفت کی ہے انہوں نے ابو بکر نہشلی سے (اس کو) موقوف روایت کیا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین والی روایت کو مرفوع بیان کرنے میں عبدالرحیم منفرد ہیں)

جواب (الف):

ہم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چار مقامات کی رفع الیدین کو بیان کرنے میں عبدالرحمٰن ابن زناد بھی منفرد ہے سوائے ابن زناد کے کسی اور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چار مقامات میں رفع الیدین کو نقل نہیں کیا جیسا کہ اس کی تفصیل گزر چکی ہے اور عبدالرحمٰن ابن زناد ضعیف بھی ہے جبکہ عبدالرحیم بن سلیمان ثقہ راوی ہے اور صحاح ستہ والوں نے ان سے روایتیں لی ہیں۔ (تقریب التہذیب جلد ا، ص ۴۶)

عبدالرحیم بن سلیمانؒ کا اس روایت کو مرفوع بیان کرنا زیادہ سے زیادہ زیادت ثقہ ہے اور جمہور فقہاء اور محدثین کے نزدیک ثقہ راوی کی زیادتی قابل قبول ہے۔

چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

(۱) والزیادة مقبولة والمفسر یقضی علی المبهم اذا رواه اهل الثبت.
(بخاری جلد۱، ص ۲۰۱، حدیث نمبر ۱٤۸۳)

اور زیادتی مقبول ہے اور مفسر حدیث مبہم کا فیصلہ کرتی ہے جب کہ اس کو روایت کرنے والے ثقہ ہو۔

(۲) اسی طرح امام حاکم نیشاپوریؒ تحریر فرماتے ہیں:

والتفرد من الثقات مقبول. (المستدرك للحاكم جلد۱، ص ۹۱، حدیث نمبر ۱۰۰، مكتبه دار الكتب للعلميه)

ثقہ راوی کا تفرد مقبول ہے۔

(۳) ایک دوسرے مقام پر امام حاکمؒ فرماتے ہیں:

قبول الزیاد من الثقة فی الاسانید والمتون. (المستدرك جلد ۱، ص ۱٦۱، حدیث نمبر ۲۹۱)

ثقہ راوی کی زیادت سند اور متن (حدیث) میں قبول ہے۔

(٤) ان الزیادة من الثقة مقبولة.
(المستدرك جلد ۱، ص ۱۹۱، حدیث نمبر ۳۷۰)

بے شک ثقہ راوی کی زیادتی قابلِ قبول ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ عبدالرحیم بن سلیمانؒ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع یدین کی مرفوع روایت درست ہے اور محدثین کے اصول کے مطابق قابل قبول ہے۔

جواب (ب):

اگر کسی حدیث کے مرفوع اور موقوف ہونے میں اختلاف ہو جائے تو فقہاء اور محدثین کے نزدیک وہ حدیث مرفوع قرار دی جائے گی۔ چنانچہ شارح مسلم امام نوویؒ فرماتے ہیں:

ان الصحیح بل الصواب الذی علیه الفقهاء ولاصولیون ومحققوا المحدثین انه اذا روی الحدیث مرفوعًا و موقوفًا او موصولًا ومرسلًا حكم

بالرفع والوصل لانها زيادة ثقة. (شرح مسلم، جلد۱، ص ۲۵٦)

بے شک صحیح اور درست بات وہی ہے جس پر فقہاء اصولیین اور محقق قسم کے محدثین (قائم) ہیں کہ جب حدیث مرفوع اور موقوف یا موصول اور مرسل (دونوں طرح سے) مروی ہوتو (اس وقت حدیث پر) مرفوع اور موصول ہونے کا حکم لگایا جائے گا اس وجہ سے کہ وہ ثقہ راوی کی زیادتی ہے۔(جومقبول ہے)

ان حوالہ جات سے واضح ہوگیا ہے کہ امام دارقطنیؒ کا عبدالرحیم بن سلیمان پر منفرد ہونے کا اعتراض درست نہیں ہے اور اصول حدیث کی روشنی میں اس روایت کا مرفوع ہونا ہی درست ہے۔

جواب نمبر٦:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل ترک رفع یدین کا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں ابتداءً یعنی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے بعد میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ترک رفع یدین کی احادیث ملاحظہ کیجئے۔

پہلی حدیث:

حدثنا وكيع عن ابى بكر بن عبدالله بن قطاف النهشلى عن عاصم بن كليب عن ابيه ان عليًا كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة ثم لا يعود.

(مصنف ابن ابى شيبه، جلد۱، ص ۲٦۷، حديث نمبر ۲٤۵۷، باب من كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لا يعود، مكتبه امداديه)

عاصم بن کلیب اپنے والد (کلیب بن شہاب) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نماز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

دوسری حدیث:

حدثنا علی بن عبدالعزیز قال ثنا ابو نعیم قال ثنا ابوبکر یعنی النهشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیه أنه کان مع علی بصفین قال فکان یرفع یدیه الأولی ولا یرفع فیما سوی ذلك.

(الاوسط ابن المنذر، جلد۳، ص ۱٤۸، حدیث نمبر ۱۳٤۳، باب ذکر رفع الیدین)

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں تھے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ رفع یدین کرتے اور پھر نماز میں دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔

تیسری حدیث:

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر انهشلی عن عاصم عن أبیه وکان من اصحاب علی رضی الله عنه عن علی مثله فحدیث عاصم بن کلیب (أن علیا رضی الله عنه کان یرفع ید فی أول تکبیرة من الصلاة ثم لا یرفع بعد.

(طحاوی، جلد۱، ص ۱۳۲، حدیث نمبر ۱۳۲۱، باب التکبیر عند الرکوع والسجود ورفع الیدین، مکتبة مجتبائی)

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بے شک نماز میں اول تکبیر (تکبیر تحریمہ) میں رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

چوتھی حدیث:

فان أبا بکرة قد حدثنا قال ثنا ابو احمد ثنا ابوبکر النهشلی قال ثنا

عاصم بن كليب عن أبيه: أن عليا رضى الله عنه كان يرفع فى أول تكبيرة من الصلاة ثم لا يرفع بعد. (طحاوی، جلد۱، ص۱۳۲، حدیث نمبر ۱۳۲۰)

ترجمہ: عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بے شک نماز میں اول تکبیرۃ (تکبیر تحریمہ) میں رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

پانچویں حدیث:

قال محمد أخبرنا محمد بن أبان بن صالح عن عاصم بن كليب الجرمى عن أبيه، قال رأيت على بن ابى طالب رفع يديه فى التكبيرة الأولى من الصلوة المكتوبة ولم يرفعهما فيما سوى ذلك.

(موطا امام محمد ص ۹۲، حدیث نمبر ۱۰۵، باب افتتاح الصلاۃ، مکتبہ محمودیہ)

عاصم بن کلیب اپنے والد سے راویت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرض نماز کی تکبیر اولیٰ کے ساتھ رفع یدین کرتے دیکھا پھر پوری نماز میں کسی بھی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

چھٹی حدیث:

قال محمد أخبرنا ابو بكر ابن عبد الله النهشلى عن عاصم بن كليب الجرمى عن ابيه وكان من اصحاب على ان على بن ابى طالب كرم الله وجهه كان يرفع يديه فى التكبيرة الأولى التى يفتتح الصلوة لا يرفعهما فى فى شئ من الصلاة".

(موطا امام محمد ص ۹٤، حدیث نمبر ۱۰۹، باب افتتاح الصلوۃ)

عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے کہا کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ

رفع یدین کرتے تھے وہ تکبیر جس کے ساتھ نماز شروع کی جاتی ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین کسی جگہ بھی نہیں کرتے تھے۔

ساتویں حدیث:

حدثنا جعفر بن محمد قال: حدثنا اسماعیل بن أبان قال: حدثنا أبوبکر النهشلی عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه عن علی بن ابی طالب أنه کان یرفع یدیه فی التکبیرة اولی من الصلاة ثم لا یرفع.

(مصنفات ابی جعفر، جلد۱، ص۳۷۳، حدیث نمبر ۵۴۲)

ترجمہ: عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ رفع یدین کرتے اس کے بعد پھر (نماز میں) ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

آٹھویں حدیث:

وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه قال رأیت علی بن ابی طالب رضی الله عنه رفع یدیه فی التکبیرة الأولی من الصلاة المکتوبة ولم یرفعهما فیما سوی ذلك.

(کتاب الحجة لامام محمد ج ۱، ص ۹۶، باب افتتاح الصلاة)

ترجمہ: سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین نماز مکتوبہ کی تکبیر اولیٰ میں کی پھر اس کے سوا نماز میں کسی جگہ نہیں کی ہے۔

نویں حدیث:

وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیه و کان من اصحاب علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولیٰ الی یفتتح بها الصلاة ثم لا یرفعهما فی شئ من الصلاة.

(کتاب الحجة لامام محمد ج۱، ص ۹۷، باب افتتاح الصلاة)

ترجمہ: سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے اور وہ اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں سے تھے کہ بے شک سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

دسویں حدیث:

وعن عاصم بن كليب عن ابيه رضى الله عنه عن عليا رضى الله عنه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة ثم لا يعود قال وكان قد شهد معه صفين وكان اصحاب ابن مسعود رضى الله عنه يرفعون (ايديهم) فى الاولى ثم لا يعودون وكان ابراهيم النخعى يفعله

(المدونة الكبرى للمالك بن انس برواية ابن القاسم ج١، ص١٦٦، باب رفع اليدين فى الركوع والاحرام)

سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے کہ بے شک سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے تھے کلیب نے فرمایا تحقیق میں جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ رفع الیدین (تکبیر) اولیٰ میں کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے اور سیدنا ابراہیم النخعی بھی یہی فعل کرتے تھے۔

گیارہویں حدیث:

وعن عاصم بن كليب عن ابيه عن على رضى الله عنه انه كان يرفع يديه فى التكبيرة الأولى من الصلاة ثم لا يرفع فى شئى منها.

(السنن الكبرى للبيهقى ج٢، ص ١١٤، حديث نمبر ٢٥٣٥)

سیدنا کلیب الجرمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر کسی جگہ بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

بارہویں حدیث:

وعن عاصم بن کلیب عن ابیه عن علی رضی الله عنه انه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الأولی من الصلاة ثم لا یعود فی شئ منها.

(معرفة السنن والآثار للبیقهی ج۲، ص۴۲۱، حدیث نمبر ۳۲۷۶، باب من قال لا یرفع یدیه)

ترجمہ: سیدنا کلیب الجرمی وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے اور پھر پوری نماز میں دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

تیرہویں حدیث:

وعن عاصم بن کلیب عن ابیه عن علی رضی الله عنه انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة ثم لا یعود قال وکان قد شهد معه صفین.

(العلل و معرفة الرجال لاحمد ج۱، ص۳۷۴، حدیث نمبر ۷۱۷)

سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور پھر پوری نماز میں نہیں کرتے تھے فرمایا میں جنگ صفین میں ان کے ساتھ تھا۔

چودھویں حدیث:

وعن عاصم بن کلیب عن ابیه عن علی رضی الله عنه انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة ثم لا یعود.

(مسائل الامام احمد بروایة ابنه، ج۱، ص۷۴، رقم۳۶۹)

سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے تھے۔

پندرہویں حدیث:

عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن علی رضی الله عنه انه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الأولی من الصلاة ثم لا یرفع فی شئ منها.

(الخلافیات للبیهقی ج۲، ص۳۸۰، حدیث نمبر ۱۷٤٦)

سیدنا کلیب الجرمی سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر امام بخاریؒ کا اعتراض اور اس کا جواب

ابوبکر نہشلی نے حضرت عاصم بن کلیب کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ترک رفع یدین کا عمل نقل کیا ہے اس پر امام بخاری اعتراض کرتے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بعینہٖ وہ اعتراض نقل کر کے پھر جواب دیں۔

اعتراض:

امام بخاریؒ جزء رفع یدین میں لکھتے ہیں کہ ابوبکر نہشلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے پہلی تکبیر پر رفع الیدین کیا بعد میں انہوں نے نہیں کیا (امام بخاری ابوبکر نہشلی کی حدیث کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں) کہ عبید اللہ بن رافع کی حدیث (جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے جس کا جواب ہم نے تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔ راقم اثیم علی معاویہ) وہ شاہد ہے یعنی بطور شہادت بیان ہے جب کہ یہ اثر شاہد نہیں کیونکہ اصول ہے کہ جب دو آدمی بیان کرنے والے ہوں ایک کہے کہ میں نے دیکھا اس طرح کیا دوسرا کہتا ہے کہ میں نے ایسا کرتے نہیں دیکھا پس جس نے کہا میں نے

کرتے دیکھا وہ دلیل ہوگا اور جو کہتا ہے نہیں کیا وہ دلیل نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس فعل کو یاد نہیں رکھ سکا۔ ایسے ہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر دو گواہ کہہ دیں کہ فلاں کے ایک ہزار درہم فلاں کے ذمہ ہیں کیونکہ انہوں نے اس کا اقرار کیا ہے دوسرا کہتا ہے کہ اقرار نہیں کیا تو دو گواہوں کی بات مانی جائے گی تیسرے کی نہیں مانی جائے گی۔

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نہیں پڑھی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بات مانی جائے گی کیونکہ وہ شہادت ہے اور جو کہتا ہے نہیں پڑھی اس کی بات چھوڑ دی جائے گی۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے نہشلی کی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا وہ ثابت نہیں ہے یعنی اس کی سند صحیح نہیں اس کی صحت سے انکار کیا۔

(جزء رفع الیدین للبخاری، ص ۳۹، مترجم خالد گرجاکھی، طبع ادارہ احیاء السنہ)

جواب:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس حدیث میں جسے امام بخاریؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ترک رفع یدین کے عمل کا جواب دیتے ہوئے بطور دلیل کے پیش کیا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی ان دونوں حدیثوں میں امام بخاری حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو شاہد قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس نماز پڑھنے کا علم اور مشاہدہ ہے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما عدم علم کو بیان کر رہے ہیں۔ اس لیے نماز پڑھنے والی حدیث کو مان لیا جائے گا۔ اور جس حدیث

میں نا دیکھنے کا ذکر ہے اس حدیث کو عدم علم پر محمول کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسی طرح رفع یدین والی حدیث شاہد ہے اسے مانا جائے گا اور ترک رفع یدین والی حدیث کو عدم علم پر محمول کیا جائے گا، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کا یہ قیاس صحیح نہیں کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنے والے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں اور دیکھنے کی نفی کرنے والے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ لیکن رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں کو بیان کرنے والے ایک ہی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تعارض اس وقت ہوگا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ شریف میں داخل ہونا ایک ہی دفعہ مانا جائے اور اگر متعدد بار مانا جائے تو تعارض ممکن نہیں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز ادا فرمائی جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر بیان کر دیا اور دوسری دفعہ نماز ادا نہیں فرمائی اس کو فضلؓ نے بیان فرما دیا۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت رفع یدین اور ترک رفع یدین میں تعارض اس وقت ہوگا جب یہ مانا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میں صرف ایک ہی نماز پڑھی ہو اور ایک نماز کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیانات مختلف ہوں کہ کبھی تو فرمائیں کہ اس نماز میں رفع یدین کی تھی اور کبھی فرمائیں کہ اس میں رفع یدین نہیں کی تھی یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک ہی نماز میں دو متضاد عمل موجود ہوں۔ اگر یہ الگ الگ نمازوں کا واقعہ ہو تو تعارض ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بات صاف ہے کہ ایک زمانہ میں رفع یدین کرتے دیکھا تو کرنے کا ذکر کر دیا اور ایک وقت میں کرتے نہیں دیکھا تو نفی کر دی۔ اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رفع یدین نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ترک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں دیکھا اور اس پر حضرت علیؓ اور آپ کے اصحاب جمے رہے۔

اور اگر امام بخاریؒ کا یہ اصول ہے کہ اثبات والی روایت کو شاہد ہونے کی وجہ سے نفی والی روایت پر ترجیح ہوگی تو کیا امام بخاری سجدوں کی رفع یدین اور ہر تکبیر کی رفع یدین کو بھی شاہد

قرار دیں گے کیونکہ ان میں بھی اثبات رفع یدین کا ذکر ہے۔اور سجدوں میں ترک رفع یدین کی احادیث کو ترک کر دیں گے؟

(جزء رفع یدین مترجم مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی ص ۲۶۹ ترمیم واضافہ)

محترم قارئین! آپ نے بخوبی ملاحظہ فرمالیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفع یدین والی روایت کئی وجوہ سے غیر معمول بہا ہے اور اس کی سب سے بڑی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل ہے جو ترک رفع یدین کا ہے جیسا کہ آپ نے بالتفصیل ملاحظہ فرمالیا ہے۔اور اصول بھی یہی کہ اگر صحابی کا عمل اپنی روایت کردہ حدیث کے مخالف ہو تو وہ حدیث منسوخ اور صحابی کا عمل ناسخ اور معمول بہا ہوگا۔

چنانچہ مولانا ظفر احمد عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

اگر صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی روایت کی مخالفت کی، جو ظاہر ہو اور اس میں کسی قسم کا خفا نہ ہو تو ان حضرات کا عمل اس روایت کے لیے قادح ہوگا۔

(مقدمہ اعلاء السنن مترجم ص ۱۵۶)

لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک رفع یدین ہی معمول بہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆